تعمیر کردار کی ضرورت واہمیت

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب
صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

اللہ جل شانہ نے مختلف اعمال صالحہ میں مختلف تاثیرات اور مختلف فوائد رکھے ہیں، مثلاً نماز جو دین اسلام کا اہم رکن ہے، اس کی ایک تاثیر یہ ہے کہ نماز کی آداب کے ساتھ پابندی کرنے والا، منکر اور فواحش سے محفوظ رہتا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿ان الصلوة تنهى عن الفحشاء والمنكر﴾ (بے شک نماز بے حیائی کے کام اور برائی سے روکتی ہے)۔ اسی طرح صدقہ کی تاثیر یہ ہے کہ وہ اللہ کے غضب اور غصے کو ٹھنڈا کرتا ہے اور آفتوں اور بلاؤں کو ٹالتا ہے۔ والدین کی اطاعت اور رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی، عمر میں برکت کا سبب بنتی ہے۔ غرضے کہ مختلف نیک اعمال کے فوائد اور ثمرات ہیں...... اسی طرح اعمال سیئہ اور گناہوں کی جزاء اور نتائج بھی مختلف ہوتے ہیں، بعض گناہ، فقر و تنگدستی کا ذریعہ بنتے ہیں، بعض مختلف بیماریوں کا سبب بنتے ہیں، بعض عمر میں بے برکتی کا ذریعہ بنتے ہیں۔

اعمال صالحہ اختیار کرنا اور برے اعمال سے بچنے کا اہتمام کرنا ویسے تو ہر مسلمان کا فریضہ ہے لیکن جو لوگ دین کے داعی ہیں اور علماء کے زمرے میں آتے ہیں، ان کو اپنے اعمال، اپنے کردار اور اپنی زندگی کی تعمیر کی بطور خاص فکر کرنی چاہئے، وہ چونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص نسبت رکھتے ہیں اور ان کا الٰہی تعلیمات اور علوم نبویہ کے ساتھ خصوصی تعلق ہے، اس لئے اس کا تقاضہ ہے کہ وہ باعمل زندگی گزارنے کا اہتمام کریں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں اور تعلیمات کو اپنی زندگیوں میں زندہ کریں، کردار کی تعمیر ہی سے،

انفرادی اور اجتماعی زندگی کی تعمیر ہوتی ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تربیت یافتہ صحابہؓ جب آپؐ کے بعد دنیا کے مختلف خطوں میں نکلے تو دنیا کے ایک بڑے حصے نے، ان کے کردار، ان کے اعمال اور ان کی مؤمنانہ معاشرت سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا، انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو تربیت حاصل کی تھی اور زندگی گزارنے کا جو ڈھنگ اور طرز سیکھا تھا، اس پر انہوں نے کسی سے سمجھوتہ نہیں کیا اور وہ کسی بھی دوسری تہذیب اور تمدن سے متاثر نہیں ہوئے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ مشہور ہے کہ جب شاہی دربار میں کھانا کھاتے ہوئے ان سے لقمہ گرا، انہوں نے لقمہ اٹھا کر صاف کیا اور کھایا، بعض حضرات نے ان کو اس عمل سے منع کیا، تو انہوں نے جواب دیا:......أنترک سنة نبینا لهؤلاء الحمقاء؟ یعنی ''ہم اپنے نبی کی سنت کو ان احمقوں کی وجہ سے چھوڑ دیں گے......؟'' یہ درحقیقت ان حضرات کا یقین کامل اور ایمان خالص تھا اور ان کے کردار کی مضبوطی اور استحکام تھا کہ بہت کم اور مختصر عرصے میں دین اسلام کا پھریرا دنیا کے ایک بڑے حصے پر لہرانے لگا اور اقوام عالم نے اسلام تیزی کے ساتھ قبول کرنا شروع کیا۔

آج بھی ضرورت اس بات کی ہے کہ ایمانی کردار کی تعمیر کی طرف توجہ کی جائے، اعمال صالحہ کا اہتمام کیا جائے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو زندہ کیا جائے، خاص کر دین کے داعیوں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب نبوت کے وارث علماء کو اپنے کردار اور اپنے اعمال کا محاسبہ کرنا چاہئے۔اس سے ان کے حصے کا بہت سارا کام از خود آسان ہو جائے گا! عام لوگوں کا ایک رجحان یہ بنا ہے کہ ان کے اندر خود عملی لحاظ سے کتنی کمزوری کیوں نہ ہو اور وہ بے عملی یا بدعملی کا شکار کیوں نہ ہوں، تاہم وہ دین کے داعیوں اور علماء سے بلند اخلاق اور بلند کردار کی توقع رکھتے ہیں، بصورت دیگر ان کی بات مؤثر نہیں رہتی!

اللہ جل شانہ ہم سب کو ایمان والی زندگی نصیب فرمائے۔آمین

☆☆☆